توہین قرآن

مولانا احمد رضا رضوی زرارہ

خلاصہ

چودہ سو سال پہلے سر زمین عرب پہ انسانیت جس بدحالی و بے حسی کی زندگی گذار رہی تھی اس کا ذکر انسانیت کے دامن پہ بدنما داغ کی طرح آج بھی تاریخ میں موجود ہے۔ جہاں ظلم و تبعیض کو ہی عین عدل سمجھا جاتا تھا۔ نظام ظلم و جہل و شرک کا سایہ اتنا دبیز تھا کہ حقیقت اور حقانیت نظر ہی نہیں آرہی تھی اور اس سے بدتر یہ کہ قبیلہ پرستی نے اس ماحول کو بد سے بدتر کر دیا تھا۔ اس دور کا انسان قبیلے کے ٹھیکیداروں کے اشارے پر زندگی گذار رہا تھا۔ جب ہر طرف یاس و ناامیدی سایہ فگن تھی اور کہیں سے امید کا چراغ روشن نہیں نظر آرہا تھا۔ اسی ماحول میں ایک شریف خاندان میں ایک شخص نے آنکھ کھولی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تاریک ماحول کو بدلنے کی ٹھان لی۔ یہ کوئی اور نہیں خدا کی طرف سے بھیجا ہوا آخری نبی تھا اور وہ اپنے ساتھ ایک خوشحال اور آزاد زندگی گذارنے کا مکمل نصاب قرآن کی صورت میں ساتھ لایا تھا اور اس نے آتے ہی اس تاریک دور کی چادر کو لپیٹ دیا اور فکر غلامی سے لوگوں کو آزاد کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دن سے لیکر آج تک مختلف انداز سے اس کتاب کی حیثیت کو ختم کرنے کی کوشش جاری رہی اور جب اس میں ناکام ہوئے تو مختلف انداز سے اس کتاب حیات بخش کی توہین کرنے لگے۔ اگرچہ یہ ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھایا جائے یا بلندی کی طرف لعاب دہن پھینکا جائے۔ مختصر یہ کہ ”پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا“۔

کلیدی الفاظ: توہین، قرآن، یورپ، مستشرق

مقدمہ

قرآن انسانیت سازی کی ایک مکمل دستاویز ہے جس میں ایک مکمل زندگی کے تمام اصول و ضوابط موجود ہیں۔ رسول خداؐ نے اپنی نبوت کے اثبات کے لئے متعدد معجزے پیش کئے مگر آپ کا جو جاودانی معجزہ ہے اس کا نام قرآن ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں ہر دور کے لئے اصول و قوانین موجود ہیں۔ انبیاء ماسبق کے صحیفے ان کے اپنے دور تک محدود رہے مگر چونکہ آپؐ کا دین عالمی دین تھا لہٰذا آپ کی کتاب بھی عالمی اصول و ضوابط کا مجموعہ ہے جسے خود مستشرقین نے بھی قبول کیا ہے لہٰذا یوروپین مستشرق گوسٹالی بون اس سلسلے میں کہتا ہے کہ قرآن ایک فصیح ترین کتاب کا نام ہے اور آسمانی کتابوں میں اس کا کوئی نظیر نہیں ہے۔[۱]

تھامس کارلایل کے قول کے مطابق جب ہم قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وحی آسمانی کے علاوہ اس کتاب میں کلمات کی نشست و برخاست اور فصاحت و بلاغت کا کوئی جواب نہیں ہے۔ حق ہے کہ یہ کہا جائے تمام صحف و کتب آسمانی قرآن کے سامنے ناچیز ہیں۔ یہ کتاب تمام نقص و عیب سے پاک و مبراء ہے[۲]۔ آج جو قرآن کی مخالفت ہو رہی ہے وہ صرف اور صرف تعصب کی بناء پر ہو رہی ہے جس کی بہت سی وجوہات ہیں جن کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔

ماہ رمضان بہار قرآن کا مہینہ ہے جیسا کہ امام محمد باقرؑ کا ارشاد گرامی ہے :

لِكُلِّ شَيءٍ رَبِيعٌ وَ رَبِيعُ الْقُرآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ ترجمہ: ہر چیز کے لئے بہار ہے اور قرآن کی بہار ماہ رمضان ہے[۳]۔

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ قرآن سال بھر طاق کی زینت بنا رہے اور ماہ رمضان میں ہم اس کی تلاوت کر لیں۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارے درمیان قرآن مہجور ہے جس کا شکوہ خود رسول اکرمؐ نے بھی کیا ہے :

۱۔ گوسٹالی بون، تمدن اسلام و عرب، ۱۳۲

۲۔ جہاں بخش ثواقب، رویارویی غرب با اسلام، ص ۳۵۴

۳۔ سید ابن طاؤوس، ثواب الاعمال، ج ا، ص ۱۲۹؛ کلینی، اصول کافی، ج ۲، ص ۶۲۷

یَارَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡ اھٰذَاالقُرآنَ مَھۡجُوراً ۔ترجمہ: اور اس دن رسول آواز دے گا کہ خدایا میری قوم نے قرآن کو نظر انداز کر دیا ہے[۱]۔

البتہ یہ بات بھی یاد رہے کہ نظرانداز نہ کر دینے کے معنی تلاوت کرنا یا حافظ بن جانا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب زندگی کے تمام شعبوں میں قرآن کی بالادستی ہے۔ ہم لاکھ تلاوت کرتے رہیں، حافظ بن جائیں مگر فرامین قرآن کو نظرانداز کر دیں تو یہ بھی قرآن کی مہجوریت ہے۔ اورآج ہم کم از کم ماہ رمضان میں تلاوت کر کے سوچتے ہیں کہ ہم نے قرآن کا حق ادا کر دیا ہے تو یہ ایک غلط فکر ہے۔ آج مسلمان کی پسماندگی اور ذلت کی اہم ترین وجہ یہی ہے کہ رسول خداؐ دو چیزیں چھوڑ کر گئے تھے جو قیامت تک ہماری رہنمائی کیلئے کافی تھیں مگر ہم نے دونوں کو ہی کما حقہ نہیں لیا۔

اگر ہم غور کریں تو ہم بھی توہین قرآن کے مرتکب ہو رہے ہیں اور شاید دشمنوں سے زیادہ توہین قرآن کر رہے ہیں جس کا ذکر ہم انشاء اللہ کریں گے۔

توہین کے معنی: برا بھلا کہنا۔ گالی دینا۔ حقیر سمجھنا (المنجد مادہ ھ و ن ، ھون)[۲] ذلیل سمجھنا یا ذلیل کرنا۔

اقسام توہین: قرآن مجید اور روایات معصومینؑ اور اخلاق سے متعلق کتابوں میں توہین کی مختلف قسمیں بیان کی گئی ہیں ۔مثلاً: مومن کی غیبت ، افتراء، مذاق اڑانا، برے القاب سے ایک دوسرے کو یاد کرنا یا ہر وہ اشارہ، کنایہ، آواز جس کے ذریعہ کسی کو حقیر و ذلیل کرنا مقصود ہو۔ مختصر یہ کہ ہر وہ کام جو کرامت انسانی کے خلاف ہو توہین ہے۔[۳]

۱۔ سورہ فرقان، آیت ۳۰

۲۔ محمد محی الدین ، عبد المجید ، المختار من صحاح اللغۃ، ص ۵۵۶ ؛ جبران مسعود الرائد ، الرائد، ج ۲، ص ۱۸۳۶، راغب اصفہانی، مفردات راغب، ص ۷۳۳

۳۔ سورہ حجرات آیت ۱۱۔۱۲ ؛ سورہ نحل، آیت ۱۰۵؛ سورہ یونس آیت ۶۹؛ دستغیب شیرازی گناہان کبیرہ، ج ۲، ص ۴۰۵

مراتب اہانت: یقیناً تمام اقسام اہانت کے مراتب اور درجات ایک نہیں ہیں بلکہ کرامت و قداست کے اعتبار سے اہانت کے مختلف مراتب ہیں تو کیااس کے لئے ہمارے پاس کوئی پیمانہ یا معیار ہے کہ جس سے ہم مراتب اہانت کی درجہ بندی کر سکیں۔ یقیناً ہمارے پاس پیمانہ موجود ہے۔ اس کیلئے سب سے بڑا پیمانہ تو یہی ہے کہ جس کی اہانت کی جارہی ہے اس کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔ جتنا مقام بلند ہو گا توہین کادرجہ اسی اعتبار سے دیکھا جائے گا، چاہے توہین بظاہر بہت کم ہی کیوں نہ ہو۔ امام صادقؑ نے رسولؐ خدا سے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"اگر کسی نے ہمارے کسی دوست کی اس لئے توہین کی کہ وہ ہمارا دوست ہے گویا اس نے مجھ سے جنگ کااعلان کیا ہے"۔[۱]

یعنی حرمت رسول خداؐ بالاترین حرمت ہے۔ اگر کوئی کسی مسلمان کی اس لئے توہین کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے تو یہ دراصل رسول خداؐ اور خدا کی توہین ہے لہٰذا اس توہین کادرجہ بلندترین درجہ ہے اوراس کی سزا بھی اسی اعتبار سے ہو گی۔

قرآن کی توہین: گذشتہ بحث کے بعد اب یہاں ہم اہانت قرآن کے سلسلے میں گفتگو کریں گے کہ قرآن کی اہانت کے مصادیق ظاہری اعتبار سے اور باطنی اعتبار سے کیا ہیں۔

آیت اللہ دستغیبؒ فرماتے ہیں کہ:

"قرآن کی اہانت حرام اورگناہ کبیرہ ہے اوراگر قرآن کی اہانت دین کی اہانت سمجھی جائے تواہانت کرنے والا مرتد ہو جائے گا"۔[۲]

مراجع کرام کے رسالے میں بھی اس سلسلے میں فتاویٰ موجود ہیں کہ قرآن کو نجس کرنا، بغیر وضو کے مس کرنا وغیرہ حرام ہے لہٰذا اب نتیجہ یہ ہو گا کہ قرآن کا احترام واجب اوراس کی اہانت حرام ہے۔

۱۔ کافی، ج ۳، ص ۳۵۱، ح ۳

۲۔ گناہان کبیرہ، ج ۲، ص ۴۰۵

قرآن مجید کی آج جو ہمارے معاشرے میں اہانت ہو رہی ہے یعنی خود مسلمان تمام تر احترام کے باوجود جو اہانت کا مرتکب ہو رہا ہے اگرچہ ظاہری اعتبار سے وہ اہانت نہیں سمجھی جا رہی ہے مگر وہ قرآن کی سب سے بڑی اہانت ہے۔

آیۃ اللہ مصباح یزدی مرحوم فرماتے ہیں:

> آج ہم سب قرآن کی اہانت پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں اور کرنا بھی چاہیئے، ہر مسلمان کو اس فعل قبیح سے تکلیف ہوئی ہے مگر میں کہتا ہوں کہ قرآن کی توہین کیا ہے؟ یعنی قرآن کے اوراق، قرآن کی جلد، یقیناً ان کی بے حرمتی توہین ہے مگر آج ہم اس سے بڑی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اسے توہین بھی نہیں مان رہے ہیں۔ ہم احکام قرآن کو اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔
>
> ہم اس کے فرامین پر عمل نہیں کر رہے ہیں اور پھر ہماری توقع یہ ہے کہ دشمنان دین و مذہب ہمارے قرآن کی عزت کریں۔ کیا قرآن کا احترام صرف یہ ہے کہ اس کو پڑھ لیں اور اس کو چوم لیں لیکن اس کے احکام نافذ نہ ہوں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج ہمارے ہی معاشرے میں بہت سے افراد جو دین شناس بھی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآنی احکام چودہ سو سال پہلے کیلئے تھے، آج دنیا ترقی کر چکی ہے وہ احکام عملدرآمد کے قابل نہیں ہیں۔ اس قسم کے نظریات کے بعد ہم اس بات کی توقع رکھیں کہ ہمارا دشمن قرآن کا احترام کرے گا، ہر گز نہیں۔[۱]

ظاہری اعتبار سے بھی ہم قرآن سے بہت زیادہ منسلک نہیں ہیں۔ کچھ خاص مواقع کے علاوہ ہم قرآن کی تلاوت سے بھی شاید دور ہیں۔ ہمارے یہاں کسی کی موت ہو گئی تو قرآن یاد آیا، تعویذ گنڈے کیلئے قرآن کو استعمال کیا، ماہ رمضان آیا تو ایک مہینے کے لئے قرآن کھل گیا مگر ان سب کے باوجود مفاہیم واحکام و فرامین قرآن پر کوئی عمل نہیں کرتا۔

۱۔ مجلس خبرگان رہبری، خطاب ۱۳۸۹

مولائے کائناتؑ نے متعدد مقامات پر افسوس کرتے ہوئے قرآن کی مہجوریت پر آنسو بہائے ہیں۔ آپؑ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ قَدْ مَنَعُوْنِی مٰا فِیْہِ فَاعْطِنِی مَافِیْہ۔

ترجمہ: خدایا جو کچھ اس قرآن میں ہے لوگوں نے اس سے مجھے دور کر دیا لہٰذا جو کچھ اس قرآن میں ہے وہ مجھے عطا فرما[۱]۔

ایک دوسرے مقام پر شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان لوگوں کے بارے میں خدا سے شکایت کروں گا جو قرآن کے ہوتے جہالت کی زندگی گذارتے ہیں اور جہالت میں مر جاتے ہیں جب کہ ہمارے درمیان قرآن جیسی عظیم حیات بخش کتاب موجود ہے۔ وہ کتاب جس میں نجات و خوشبختی کے تمام اسباب فراہم ہیں"۔[۲]

امام علیؑ اپنی نگاہ امامت سے دیکھ رہے تھے کہ صرف آپ کے دور میں ہی نہیں بلکہ آئندہ بھی لوگ قرآن سے دور ہو جائیں گے لہٰذا آپ فرماتے ہیں:

"میرے بعد ایک وہ دور آنے والا ہے جب قرآن اور قرآن والوں کو معاشرے میں فراموش کر دیا جائے گا۔ حق پوشیدہ اور باطل نمایاں ہوگا۔ اللہ و رسولؐ پر افتراء پردازی کا دور ہوگا۔ اس زمانے والوں کے نزدیک قرآن سے زیادہ کوئی چیز بے قیمت نہیں ہوگی اور قرآن کا بار اٹھانے والے اسے پھینک کر الگ ہو جائیں گے اور حفظ کرنے والے اس کی تعلیم بھلا بیٹھیں گے جب کہ اہل قرآن بے گھر اور بے در ہوں گے، انھیں کوئی پناہ دینے والا نہ ہوگا"۔[۳]

۱۔ الغارات، ج ۲، ص ۳۱۷

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷

۳۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۴۷

اگر اس خطبے کو دیکھا جائے تو بالکل واضح ہو جائے گا کہ مولائے کائنات آج کے دور کی تصویر پیش کر رہے ہیں جہاں حافظ قرآن تو ملیں گے، قاری قرآن کی تو بہتات ہو گی مگر معارف و تعلیمات قرآن پر عمل کرنے والے کم ہوں گے۔

آیۃ اللہ مصباح یزدی اسی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ قرآن کی توہین نہیں تو اور کیا ہے اور شاید قرآن سوزی سے زیادہ توہین ہو۔

اب آیئے آج کل جو توہین قرآن کا ایک سلسلہ یورپ و امریکہ وغیرہ میں شروع ہوا اس کی طرف ایک نظر ڈال لیں۔ یوں تو توہین قرآن اور توہین مذہب اسلام کا سلسلہ کافی پرانا ہے مگر آج کل پھر سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔

توہین قرآن کے اسباب

۱۔ دین اسلام کی بڑھتی مقبولیت

دنیا والوں نے بہت چاہا کہ اسلام نہ پھیلنے پائے مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ وعدہ الٰہی دن بدن اپنی آخری منزل کی طرف بڑھ رہا ہے اور دنیا والوں کی سب سے بڑی پریشانی ہی یہ ہے کہ وہ تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام کو پھیلنے سے نہیں روک پا رہے ہیں۔ گذشتہ دو دہائیوں سے دشمن مختلف انداز سے اسلام کے چہرے کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کبھی اسلام کے نام سے دہشت گردی کو جوڑا گیا اور مختلف گروہ بنائے گئے جنہوں نے اسلام کے نام پر ایسے ایسے اقدام کئے جن سے آج بھی انسانیت شرمندہ ہے۔ دشمنوں نے یہ سوچا تھا کہ ہم ان حربوں سے اسلام کی دن دونی رات چوگنی توسیع پر روک لگا دیں گے مگر معاملہ بالکل برعکس ہو گیا اور لوگوں میں بالخصوص نئی نسل کے جوان و نوجوان میں اسلام شناسی کا جذبہ اور بڑھا اور جس نے بھی تعصب کی عینک اتار کر اس کا مطالعہ کیا وہ اسلام کا گرویدہ ہو گیا۔

گذشتہ چند سالوں سے حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے مبلغین کو ایک نئی راہ دکھائی اور آپ نے تاکید فرمائی کہ اسلام کی صحیح طریقے سے وضاحت کی جائے۔ دشمنوں نے وسیع پیمانے پر اسلام

کو بدنام کرنے کی جو کوشش کی تھی رہبر معظم انقلاب نے اس تدبیر سے اس کو بالکل برعکس کردیا اورآپ نے اس مسئلہ کی وضاحت کو جہاد سے تعبیر کیا کہ اس دور میں جنگ، اسلحوں کی نہیں تبیین کی ہے لہٰذا آپ نے فرمایا جہاد تبیین سے کام لیا جائے۔

بہر حال آج یورپ وامریکہ میں جو اسلام و قرآن کی توہین کی جارہی ہے اس کا اصل ہدف اسلام کو پھیلنے سے روکنا ہے۔ مگر انشاء اللہ دشمن کا یہ حربہ بھی الٹا ثابت ہوگا اور توہین کرنے والے عبرت کا نشان بن جائیں گے۔

۲۔ایک گہری سازش

مسلمانوں کو اس قسم کے اقدام سے بھڑکانا تاکہ وہ ایسے کام انجام دیں جن سے دشمنوں کو موقع مل جائے اور وہ یہ کہہ سکیں کہ اسلام تو تشدد اور دہشت گردی کا مذہب ہے۔ البتہ یہ بھی انہیں کی سازش ہے اور اس قسم کے افراد یا سربراہان مملکت اسلامی جوان کے آلہ کار ہیں ان سے نفرت آمیز بیان دلوائے جائیں۔ اس مسئلہ میں بھی رہبر معظم نے توہین قرآن کے مرتکب افراد کی مذمت کرنے کے ساتھ یہی کہا کہ ہم اس مسئلے میں بھی جہاد تبیین کا سہارا لیں اور دنیا والوں کو تعلیمات قرآن سے آشنا کریں۔

۳۔خوف ودہشت

آج یورپ و امریکہ میں نسل پرستی، مذاہب کی توہین، مسلمانوں کو مسلم حقوق سے محروم کیا جانا وغیرہ اپنے شباب پر ہے۔ مسلمانوں نے اپنے حق کی آواز بھی بلند کرنی شروع کردی ہے لیکن اس قسم کے اقدام سے دشمن مسلمانوں کو ان مسائل کی طرف الجھا کر اصل موضوع سے دور کرنا چاہتا ہے۔

آج امت مسلمہ کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہئے کہ دشمن کے حربوں اور اس کی سازش کو سمجھیں اور ایسے حالات میں عقلمندی سے کام لیں تاکہ دشمن کی سازش بھی نقش برآب ہو جائے اور اسلام وقرآن کا موقف بھی لوگوں تک پہنچ جائے۔

۴۔اسلامی بیداری اور دشمن کی بوکھلاہٹ

گذشتہ چند برسوں میں اسلامی بیداری کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے بالخصوص ۹ ستمبر ۲۰۰۱ کے حادثہ کے بعد جو اسلامی بیداری پیدا ہوئی ہے اس سے دشمن بوکھلایا ہوا ہے۔اس نے سوچا تھا کہ اس حادثے کو اسلام کے خلاف استعمال کر کے اسلام کی بڑھتی ہوئی کشش کو ختم کردیں گے مگر نتیجہ بالکل برعکس ہو گیا اور یہی واقعہ اسلام کی نشرواشاعت کا ذریعہ ثابت ہوا ہے لہٰذا آج دشمن کے سامنے اسلام کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روکنے کے لئے جب کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اب مختلف انداز سے اسلام، مقدسات اسلام اور مسلمانوں کی توہین پر اتر آئے۔قرآن سوزی یا توہین قرآن اسی اسلام کی پیشرفت و ترقی سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔

البتہ جہاں ہم کو ان واقعات سے تکلیف ہوتی ہے وہیں ہمارے لئے خوشی کا مقام بھی ہے کہ دشمن کے ان اقدامات سے اسلام اور قرآن کی حقانیت میں روزبروز اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کی حرکت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے دشمن کے پاس علمی اور منطقی جواب نہیں ہے لہٰذا وہ اوچھی حرکتیں کر رہے ہیں۔

۵۔ سیکولرزم کا تسلط

مغربی دنیا کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ سیکولرزم کو ساری دنیا پر مسلط کردیا جائے اور مذہب کو ایک ناسور بنا یا جائے۔ اگرچہ وہ اس مسئلے میں کسی حدتک کامیاب بھی ہوئے مگر ان کی یہ کامیابی دیرپا ثابت نہیں ہوسکی چونکہ اس مسئلہ میں ہر مذہب کے مذہبی رہنماؤں نے مخالفت کی اور مذہب کو زندہ رکھنے کی بات کی مگر چونکہ اس مسئلے میں حکومتیں بھی شامل رہیں لہٰذا کسی حدتک انہیں کامیابی ملی۔ مگر آج جس دور سے ہم گذر رہے ہیں وہ دور اب اندھی تقلید کا نہیں رہ گیا بلکہ نوجوان نسل ہر چیز کو عقل و منطق کے سایہ میں تلاش کر رہی ہے۔ قرآن ایک مکمل نصاب زندگی کی کتاب ہے اور نوجوان نسل جب اس کا مطالعہ کرتی ہے تو انہیں زندگی کے نئے نئے دریچے نظر آتے ہیں اور پھر وہ اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں لہٰذا دشمن نے جہاں اور طریقے قرآن سے دوری کے اختیار کئے اس میں سے ایک قرآن کی اہانت اور بے حرمتی ہے۔

ہماری ذمہ داری

اس دور اور ان حالات میں ہماری ذمہ داری کیا ہے اور ہم کس طرح ان حالات کا مقابلہ کریں۔ یہ ایک اہم موضوع ہے جب کہ دشمن ہم کو مشتعل کر رہا ہے کیا ہم بھی مشتعل ہو کر انہیں کی طرح بے عقلی اور غیر منطقی اقدام کے مرتکب ہو جائیں ؟!

اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ ہمارا مذہب عقل و منطق کا مذہب ہے۔ ہمیں غم و غصہ کا اظہار تو کرنا چاہیئے مگر مشتعل ہو کر غیر منطقی اور غیر عقلی اقدام نہیں کرنا چاہیئے جس سے دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ وہ ہمارے مذہب کی توہین کر رہا ہے تو ہمیں ان کے مذہب کی توہین نہیں کرنی بلکہ حسن تدبیر اور جدال احسن جیسے راستوں پر چلنا ہوگا مثال کے طور پر :

ا۔ اسلام کے صلح آمیز چہرے کی وضاحت

ان حالات میں ہم پر واجب ہے کہ ہم عقلی اور منطقی اعتبار سے اسلام کا صحیح چہرہ پیش کریں اور بتائیں کہ اسلام کسی بھی مذہب کے مقدسات کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ تم ہمارے مقدسات کی توہین کرو مگر ہم نہیں کریں گے اس لئے کہ ہمارا قرآن اس کی قسم کی حرکتوں کی اجازت نہیں دیتا۔[1]

امام صادقؑ کا ارشاد گرامی ہے :

"دشمنان خدا کو بھی گالیاں نہ دو اس لئے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ بھی تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے"۔[2]

مولائے کائنات نے جنگ صفین میں اپنے کچھ ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ معاویہ کے پیروکار کو برے الفاظ سے یاد کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا :

اِنِّی اَکْرَہُ لَکُمْ اَنْ تَکُوْنُوا سَبّابِیْنَ۔

ترجمہ : مجھے اچھا نہیں لگتا ہے کہ تم گالیاں دینے والوں میں شمار کئے جاؤ[3]۔

ا۔ سورہ انعام، آیت ۱۰۸

۲۔ عبد علی جمعہ، حویزی، تفسیر نور الثقلین، ج۱، ص۷۵۷

۳۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۲۰۶

۲۔ رسولؐ خدا اور رہبران دین کا تعارف

عالم اسلام کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ انہوں نے رسولؐ اکرم کی صحیح تصویر نہیں پیش کی۔ سیرت بیان کرنے کے بجائے صورت اور کملی کی تعریف و تمجید میں سیکڑوں صفحے بھرے ہوئے ہیں مگر سیرت واقعی بہت کم بیان کی گئی۔ آج ہم پر واجب ہے کہ ہم رسول خداؐ کی حیات مبارکہ کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ آپؐ کا وہ صلح آمیز چہرہ دنیا والوں کے سامنے پیش کریں جہاں سب کچھ ہاتھ آجانے کے بعد اور قدرت وطاقت رکھنے کے باوجود دشمن کو معاف کررہے تھے۔ فتح مکہ میں جب آپ کے ایک صحابی سعد بن عبادہ نے نعرہ لگایا

اَلْيَومُ يَومُ الْمَلْحَمَةِ۔ تو فوراً آپؐ نے فرمایا: نہیں اَلْيَومُ يَومُ الْمَرْحَمَةِ۔[1]

آپ کی یتیم پروری، غرباء پروری کا ذکر کیا جائے اور جنگوں میں آپ کا اخلاقی کردار پیش کیا جائے۔ آج وہ لوگ جو میدان جنگ میں آتے ہیں تو اخلاقی اقدار کو پامال کرڈالتے ہیں وہیں رسول خداؐ کی سیرت دنیا والوں تک پہنچائی جائے کہ میدان جنگ میں بھی آپ نے اخلاق و کردار کا وہ مظاہرہ کیا ہے جس کی مثال تاریخ ہست و بود میں نہیں ملتی۔

اسی طرح رہبران اسلام کا صحیح تعارف کرایا جائے غیر تو غیر ہم نے بھی اپنے راہنما اور رہبران دین کا صحیح تعارف نہیں کرایا۔ اولاً تمام معصومینؑ کا ذکر بہت کم ہوتا ہے ثانیاً جن کا ذکر بھی ہوتا ہے تو صرف فضائل اور جنگوں کا ذکر ہوتا ہے اگرچہ یہ بھی ضروری ہے مگر کردار و اخلاقی زندگی بھی تو بتائی جائے وہ جو باب خیبر کو ایک انگلی سے اکھاڑ سکتا ہے وہ گھٹنوں سے روٹیاں کیوں توڑ کر کھارہا ہے یہ بھی تو بتایا جائے۔ آج رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای بار بار کہہ رہے ہیں جہاد تبیین، تو ان کا اصل ہدف یہی ہے کہ اسلام اور اسلامی اقدار کو لوگوں تک صحیح طریقے سے پہنچایا جائے۔

۱۔ محمد بن عمر واقدی، مغازی، ج ۲، ص ۸۳۵؛ محمد باقر، مجلسی، بحار الانوار، ج۲۱، ص ۱۰۸

۳۔اسلام دشمن طاقتوں کا تعارف

آج اسلامی دنیا کا ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ خود دشمن کو پہچانے، دشمن کے حربوں اور سازشوں سے پردہ ہٹائے اور لوگوں کو بھی بتائے کہ دشمن کون ہے اور اس کی سازش کیا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آج اکثر اسلامی ممالک دشمن کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور دانستہ یا نادانستہ طور پر وہی کر رہے ہیں جو دشمن چاہتا ہے۔ ہمارا دشمن بہت چالاک ہے اس نے ہمارے اندر آکر ہم کو مختلف انداز سے توڑ دیا ہے۔ وہ جسے ہم دوست سمجھ رہے ہیں وہ ہمارا دشمن ہے۔ تاریخ گواہ ہے مسلمانوں نے جب بھی شکست کھائی دوست نما دشمن کے ہاتھوں شکست کھائی ہے۔آج بھی اسلام کے سب سے بڑے دشمن وہی لوگ ہیں جن کو اسلامی دنیا اپنا دوست سمجھ رہی ہے اور انھیں کے اشاروں پر کام کر رہی ہے جبکہ ان سربراہان مملکت اسلامی کو ماضی سے عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ انھیں کے آباء واجداد ان دوست نما دشمن کے ہاتھوں یا تو مارے گئے ہیں یا ملک بدر کئے گئے ہیں یا ذلیل و رسوا ہوئے ہیں۔

دشمن کا سب سے بڑا حربہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" تھا، ہے اور رہے گا اور وہ امت اسلامیہ میں مختلف انداز سے تفرقہ ڈال کر اپنی روٹی سینک رہا ہے۔ کبھی شیعہ سنی کا مسئلہ اٹھاتا ہے، کبھی شیعہ شیعہ کو لڑواتا ہے، کبھی سنی سنی میں تفرقہ ڈالتا ہے، کبھی عزاداری امام حسینؑ کا سہارا لیتا ہے، کبھی تقدس صحابہ کی بات کرتا ہے، کبھی گروہ اور فرقے بناتا ہے۔ ہماری سب سے بڑی طاقت اتحاد ووحدت تھی جسے دشمن آج ہماری نااہلی کی وجہ سے پاؤں تلے روند رہا ہے اور ہم اپنی شخصیت، کرسی، حکومت بچانے کے لئے اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور وہ ہم کو لڑوا کر ہمارے بیش قیمت ذخائر سے استفادہ کر رہے ہیں۔

منابع و مآخذ

قرآن مجید

نہج البلاغہ

- جبران مسعود الرائد، **الرائد**، آستان قدس رضوی، ۱۳۷۳ش
- جہاں بخش ثواقب، **رؤیارویي غرب با اسلام**، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۳۷۹ش
- دستغیب، شیرازی، **گناہان کبیرہ**، انتشارات حیان
- راغب اصفہانی، **مفردات راغب**، دار العلم، دمشق، ۱۴۱۲ھ
- سید ابن طاؤوس، **ثواب الاعمال**، انتشارات سما قلم، ۱۳۸۸ش
- شیخ حر عاملی، **وسائل الشیعہ**، موسسہ آل البیت، ۱۴۰۹ھ
- عبد علی جمعہ، حویزی، **تفسیر نور الثقلین**، مطبعۃ العلمیۃ، ۱۳۸۳ش
- کلینی، **اصول کافی**، دار الکتب الاسلامی، ۱۳۶۵ش
- گوستالی بون، **تمدن اسلام و عرب**، انتشارات افراسیاب، تہران، ۱۳۷۸ش
- محمد باقر، مجلسی، **بحار الانوار**، موسسہ الوفاء، بیروت، ۱۴۰۴ھ
- محمد محی الدین، عبد المجید، **المختار من صحاح اللغۃ**، انتشارات ناصر خسرو، ۱۳۶۳ش
- واقدی، محمد بن عمر، **مغازی**، موسسہ الوفاء، بیروت، ۱۴۰۹ھ